حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو کون مشتبہ کر رہا ہے؟

(۱)

"پیغام صلح" (۷ فروری) میں "ہمارے مسیحا" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو مشتبہ کیا جا رہا ہے"! کے دوہرے عنوان سے چودھری محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے سی کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں اول تو اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ کہ "وہ لوگ جو حضرت ممدوح (مسیح موعود علیہ السلام) کی صحبت قدسی میں رہے۔ یکے بعد دیگرے اس جہان فانی سے چلے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے زیادہ حصہ چلا گیا ہے۔ باقی جو ہیں وہ بھی پا برکاب ہیں"۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی ان روایات کو جو معزز معاصر "الحکم" میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ محض اس لئے "وضعی اور ساقط الاعتبار" قرار دیا ہے۔ کہ ان کی وجہ سے "فریق مخالف (یعنی سرکردہ غیر مبایعین) پر زد پڑتی ہے۔"

چاہیئے تو یہ تھا کہ پہلے چودھری صاحب موصوف ان روایات پر واقعات کے رو سے بحث کر کے انہیں وضعی اور ساقط الاعتبار ثابت کرتے۔ اور پھر کوئی فیصلہ صادر فرماتے۔ لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ جس فضا میں انہوں نے اپنی عمر کا کچھ حصہ بسر کیا ہے۔ اب بھی اسی میں پرواز کرتے ہوئے چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ لکھدیں اسے بغیر دلیل اور ثبوت کے درست تسلیم کر لیا جائے۔ لیکن یہ محال ہے۔

چودھری صاحب نے اپنے ممدوحین کو زد سے بچانے کے لئے ایک اصل پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ "وہ سب لوگ جو اس انسان کامل کے دامن کے ساتھ وابستہ ہوئے تھے۔ عشق الہٰی کے نشہ میں سرشار ہیں۔ اور دنیا کی محبت اور نفاق کی نجاست سے بکلی پاک ہیں"۔ لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ آج تک انہوں نے نہ خود اس اصل کو کوئی وقعت دی۔ اور نہ ان کے ممدوحین نے کبھی پروا کی۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ وہ لوگ جو انسان کامل یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کے دامن سے وابستہ ہوئے تھے ان کا کثیر حصہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں داخل ہو گیا اور معدودے چند ایسے تھے جو غیر مبایعین کہلائے۔ یہی صورت بفضل خدا اس وقت بھی موجود ہے یعنی خدا تعالیٰ کے فضل سے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جتنی تعداد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حلقہ بیعت میں داخل ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی غیر مبایعین میں نہیں۔ پھر کیا غیر مبایعین ان کو بھی عشق الہٰی کے نشہ میں سرشار اور دنیا کی محبت اور نفاق کی نجاست سے بکلی پاک سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ کرنیکے مرتکب وہ خود نہیں ہو رہے۔

چودھری صاحب لکھتے ہیں۔

"حسرت ہے ان لوگوں پر جو ان قدوسیوں میں بھی عیب تلاش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح حضرت اقدس کی صداقت کو مشتبہ کر رہے ہیں۔ کاش یہ لوگ اتنا ہی کرتے۔ کہ اپنی عیب جوئی کی کوششوں کو حضرت اقدس کے بعد کے زمانہ تک ہی محدود رکھتے۔ اور اس زمانہ کو جب کہ ارض قادیان جری اللہ کے نزول اجلال کی وجہ سے حریم قدس بنی ہوئی تھی۔ اس مذموم تگ و دو کے آلائش سے بھرے ہوئے قدموں کو اس میں داخل ہونے کی اجازت نہ دیتے۔"

بلاشبہ وہ لوگ قابل حسرت ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام میں عیب نکالتے۔ ان کو گمراہ قرار دیتے۔ اور ان کے متعلق نہایت ہی دلآزار اور ہتک آمیز الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ وہ ہیں کون۔ وہی جنہوں نے محض اس لئے یہ شرمناک طریق عمل اختیار کر رکھا ہے۔ کہ خلافت اولیٰ کے چھ سالہ عہد میں جو مسلک تمام جماعت کا رہا۔ اسی کو خلافت ثانیہ کے عہد میں کیوں جاری رکھا گیا۔ اور کیوں ان کی طرح خلافت کا انکار کر کے راہ بغاوت اختیار نہ کی گئی اگر چند ایسے افراد کی جنہوں نے آخر کار اپنے چہروں سے نقاب اتار کر پھینک دیا۔ مرکز سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اپنی سابقہ تحریروں اور طریق عمل کو خیرباد کہہ دیا۔ اور عملی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دور ہی دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

سابقہ زندگی کے بعض غیر مخلصانہ واقعات کو روشنی میں لانے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت مشتبہ ہو سکتی ہے۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو کر حقیقت میں عشق الٰہی میں سرشار اور دنیا کی محبت اور نفاق کی نجاست سے بالکل پاک ہیں۔ اور جنہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ دنیا کی مخالفیں یا دنیا کے لالچ انہیں بال بھر بھی اس مقام سے پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔ جس پر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کھڑے ہو گئے تھے۔ ان کی شان میں بیہودہ گوئی کرنے اور کرانے والوں کے متعلق کیوں نہیں کہا جاتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو مشتبہ کر رہے ہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے کامل اور بے مثل انسان کے دامن سے وابستگی کا ادعا کرنے والے بعض لوگ منافق ہو سکتے ہیں۔ اور ہوئے ہیں۔ جن کا ذکر خود خدا تعالےٰ نے بار بار کیا ہے۔ اور احادیث میں ان کے متعلق تفصیل موجود ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستگی کا دعوےٰ کرنے والوں میں سے چند ایک کا منافق ثابت ہو جانا قطعاً قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اور نہ اس سے آپ کی صداقت مشتبہ ہوتی ہے۔ ہاں اگر آپ کے صحابہ کے کثیر حصہ کو گمراہ اور صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا قرار دیا جائے۔ تو پھر یقیناً آپ کی صداقت مشتبہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کا ارتکاب غیر مبائعین کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے اس کثیر حصہ کو جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل ہے۔ بُرے سے بُرے رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

معلوم نہیں چودہری محمد اسمٰعیل صاحب نے اس طرف کیوں کبھی توجہ نہیں فرمائی اور کیوں ان لوگوں میں آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں عیب تلاش کر رہے ہیں۔ اور اس طرح حضرت اقدس کی صداقت کو مشتبہ کر رہے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان۔ ۲۴ فروری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ½ ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل وکرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔

آج مجلس خدام الاحمدیہ کا ماہوار اجلاس مسجد اقصیٰ میں نماز عشاء کے بعد منعقد ہوا سید ظفر احسن صاحب سیالکوٹی نے شہادت حضرت سید عبد اللطیف صاحب مرحوم کا واقع نظم میں سنایا۔ سکرٹری نے مجلس کی ماہوار کارگذاری سنائی۔ قاضی محمد نذیر صاحب نے سچائی پر تقریر کی۔ مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا نے احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کی تلقین کی۔ ملک عبد العزیز صاحب نے نظم پڑھی۔ بالآخر صدر صاحب کی تقریر پر جلسہ ختم ہوا۔

کل دوپہر کی گاڑی سے روزہل (ماریشس) کے ایک معزز احمدی مانو دا احمد ابراہیم اچھا صاحب تشریف لائے۔ آپ رمضان المبارک کی عید کے بعد حج کے ارادہ سے روانہ ہوئے تھے۔ اور اب حج اور مدینہ منورہ کی زیارت کرنے کے بعد قادیان آئے ہیں۔ آپ ایک مخلص اور دیرینہ احمدی ہیں۔ کئی ایک تجارتی کارخانوں کے مالک ہیں۔ اور ایک سرکاری سکول کے منیجر۔ آپ کی عمر قریباً ستر سال ہے۔ مگر صحت اچھی ہے کسی قدر اردو بول اور سمجھ لیتے ہیں۔ نمائندہ "الفضل" سے انہوں نے بیان کیا۔ کہ یہاں آکر مجھے جس قدر خوشی اور مسرت ہوئی ہے۔ اسے میں بیان نہیں کر سکتا۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے آج کے خطبہ جمعہ کے متعلق (جو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کے متعلق تھا) [illegible]

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

دسمبر سنہ ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

1236	Ahmad - Sherbini SierraLeone	1247	Mlasha Tabora.
		1248	Mlash "
1237	Nji Endu Batavia.	1249	Malibaahu "
		1250	Salima "
1238	A. Bachtiar "	1251	Mana "
1239	Hasan "	1252	Honsran "
1240	Piah "	1253	Ayesha "
1241	Saparati "	1254	Tahia "
1242	Nji A. Atiah "	1255	Shara "
1243	TunzaTabora	1256	Salima "
1244	Alhamani "	1257	Azesh "
1245	Safi "	1258	Idi "
1246	Mafnma "	1259	Howisi Jumaa. "

مجلس مشاورت میں عورتوں کا حق نمائندگی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت سنہ ۱۹۳۰ء کے موقعہ پر فرمایا تھا۔ کہ "عورتوں کے حق نمائندگی کے متعلق یہ عارضی فیصلہ کرتا ہوں کہ جہاں جہاں لجنہ اماء اللہ قائم ہیں۔ وہ اپنی لجنہ رجسٹرڈ کرالیں۔ یعنی میرے دفتر سے اپنی لجنہ کی منظوری حاصل کر لیں۔ پھر ان کو جنہیں میری اجازت سے منظور کیا جائے گا مجلس مشاورت کا ایجنڈا بھیج دیا جایا کرے گا۔ وہ رائے لکھ کر پرائیویٹ سکرٹری کے پاس بھیجدیں۔ میں جب ان امور کا فیصلہ کرنے لگوں گا۔ تو ان کی آراء کو بھی مدنظر رکھ لیا کروں گا۔ اس طرح عورتوں مردوں کے جمع ہونے کا جھگڑا بھی پیدا نہ ہوگا۔ اور مجھے بھی پتہ لگ جائے گا۔ کہ عورتیں مشورہ دینے میں کہاں تک مفید ہو سکتی ہیں۔ ان کی رائیں فیصلہ کرتے وقت مجلس میں سنا دی جائیں گی یہ عارضی طور پر ان کے حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں"

حضور کے مندرجہ بالا فیصلہ کی تعمیل میں ہر سال ان لجنات اماء اللہ کو جو دفتر ہذا میں رجسٹری شدہ ہیں۔ ایجنڈا مشاورت بھیجا جاتا رہا ہے۔ لیکن سوائے چند لجنات کے کسی کی طرف سے تحریری آراء نہیں آتیں۔ لہٰذا عرض ہے۔ کہ ہر لجنہ اماء اللہ کو جسے ایجنڈا بھیجا جائے۔ تحریری آراء بھیج کر اپنے حق نمائندگی سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

پرائیویٹ سکرٹری

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۳۹۷ - وہ رزق کہاں جاتا ہے؟

وما من دابۃٍ فی الارض الا علی اللہ رزقھا (ھود) اور نہیں کوئی چلنے والا زمین پر مگر یہ کہ اللہ کے ذمہ ہے اس کا رزق۔ یہ آیت بھی بکثرت لوگوں کی زبان پر ہے۔ مگر یہ بھی صحیح ہے کہ ہزاروں آدمی بھوکے مرتے ہیں۔ اور سخت قحط میں لاکھوں جانیں ضائع چلی جاتی ہیں۔ اس وقت وہ رزق کہاں جاتا ہے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے ذمہ اس رزق کا مہیا کرنا اور پیدا کر دینا ہے۔ نہ کہ ہر ایک کے گھر اپنے فرشتوں کے ہاتھ دسترخوان لگا کر پہونچا دینا ہر زمانہ میں خواہ وہ کال کا ہو یا سکھال کا دنیا میں اتنے آدمیوں کا رزق موجود ہوتا ہے۔ جتنے آدمی روئے زمین پر بستے ہوں۔ یہی حال حیوانات کا ہے۔ لیکن رزق کی تقسیم جو فی نفر اور فی قوم یا فی ملک ہوتی ہے۔ اس کا انتظام انسانوں کے اپنے ہاتھ میں ہے۔ اس وجہ سے بدانتظام حکام یا حریص افراد۔ یا ڈاکو کمپنیاں اور ملک اپنے ہاں دوسرے لوگوں کا رزق بھی زبردستی یا چالاکی سے جمع کر لیتے ہیں۔ اور غریبوں کو بھوکا مارتے ہیں۔ غرباء کے ہاں فاقے ٹوٹتے ہیں۔ اور امرا کے ہاں فالتو رزق متعفن اور ضائع رہتا ہے۔ رعایا مرتی ہے اور ڈکٹیٹر گولہ بارود اور اسلحہ میں اس کا رزق ضائع کرتے پھرتے ہیں۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اہل دنیا کے لئے رزق کی کمی ہو۔ رزق موجود ہوتا ہے۔ مگر غاصبوں کے خزانوں میں۔ سو رزق دینے والے پر جو مجموعی طور پر تمام دنیا کے ایک ایک فرد کے لئے رزق نازل کرتا ہے۔ کوئی حرف نہیں آسکتا۔ اس نے تو وہ رزق اپنے زمینی خلفاء کو دے دیا۔ کہ اسے تمام مخلوق پر تقسیم کر دیں۔ اب وہ بھنڈاری ہی دبا بیٹھیں تو کس کا قصور۔ یہی وہ لڑائی ہے جو آجکل سرمایہ دار اور مزدور کے درمیان ہو رہی ہے۔ اور اسی کے عمدہ فیصلہ پر اہل دنیا کی آئندہ راحتیں منحصر ہیں۔ جو بے کاری اور فاقہ مستی آجکل ہے وہ اگلے زمانوں میں نہ تھی۔ کیونکہ بکثرت حصہ آبادی کا آپس میں لڑ بھڑ کر اور بیماریوں کی وجہ سے مرجاتا تھا۔ اور آج کل کی نسبت آبادی کم تھی ضروریات بھی کم تھیں۔ زندگی سادہ تھی قناعت تھی۔ امن اور خوشحالی ایجادات اور علوم کے ساتھ ساتھ گو بہت سے فوائد آ گئے۔ مگر بہت سے آرام رخصت بھی ہو گئے ؂

۳۹۸ - قرآن مجید کا قابلِ حفظ حصہ

ایک حصہ کلام الٰہی کا ہر شخص کو حفظ ہونا چاہیئے تاکہ نمازوں میں سہولت ہو۔ اور بعض ضروریات پوری ہوں۔ جو دوست ہمت رکھتے ہوں ان کے لئے یہ فہرست لکھی جاتی ہے۔

آخری سپارہ کا پچھلا نصف۔ سورۂ اعلیٰ اور غاشیہ جمعہ کی نماز کے لئے الٓمٓ سجدہ اور دھر جمعہ کی صبح کے لئے ملک۔ صف اور جمعہ۔ اسی طرح ساری یٰسین جو خصوصاً عورتوں کو یاد ہونی چاہیئے۔ تاکہ موت فوت کے وقت باہر سے حافظ یا مولوی ڈھونڈنے نہ پڑیں۔ احزاب۔ منافقوں فتح۔ فرقان۔ حشر اور تحریم کے آخری رکوع۔ آیت استخلاف۔ آیت الکرسی آیت نور۔ سورۂ کہف کا پہلا اور آخری رکوع۔ سورۂ بنی اسرائیل تیسرا اور چوتھا رکوع۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کی دعائیں ؂

۳۹۹ - مجبوری سختی

ولا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن - الا الذین ظلموا منھم (عنکبوت) اس الا الذین والے استثنا کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الزامی جوابات یسوع کے بارے میں عیسائیوں کو دیئے۔ اور اس وقت دیئے جب وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین میں حد سے گزر گئے۔

۴۰۰ - روح اور نفس

قرآن مجید میں کوئی بیس دفعہ روح کا لفظ آیا ہے۔ اور ہر جگہ اس کے معنی کلام الٰہی یا کلام الٰہی لانے والے فرشتے کے ہیں۔ جس چیز کو ہم لوگ جان کہتے ہیں۔ اس کے لئے قرآن میں ہمیشہ نفس کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس فرق کو ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور عالم امر سے ہونا کلام الٰہی کی خاصیت ہے۔ ورنہ نفس تو عالم خلق میں سے ہے۔ اور اس کے متعلق دنیا میں بہت سا علم موجود ہے۔ علم تزکیہ نفس اور علم النفس اسی علم کی شاخیں ہیں ؂

۴۰۱ - آسمان سے گرنا

ایک صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ ومن یشرک باللہ فکانما خرّ من السماء (حج) یعنے جس نے شرک کیا وہ گویا آسمان سے گر پڑا۔ بھلا یہ کیا دلیل ہے؟ حالانکہ یہ نہائت لطیف دلیل ہے۔ مشرک خرّ من السماء تو خود ہی ہو گیا جب خدا کا خلیفہ اور اس عالم کے ساکنین پر حاکم اور ان سے افضل ہو کر پھر خود ہی ان زمینی چیزوں کو پوجنے لگ گیا۔ خدا نے تو اسے آسمان پر بٹھایا تھا۔ اور اپنا بندہ بنایا تھا۔ لیکن وہ زمینی چیزوں کی پرستش کر کے کہاں آسمان سے گر کر زمین پر آپڑا۔

۴۰۲ - منافق کی ایک پہچان

منافقین کی کئی پہچانیں قرآن و حدیث میں آئی ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے المنٰفقون والمنٰفقات بعضھم من بعض (توبہ) یعنے منافق ایک دوسرے کے دوست ہوتے ہیں۔ اگر ایک آدمی کا نفاق ظاہر ہو تو جو اس سے بکثرت اور مخلصانہ طور پر ملے گا۔ اور تعلقات قائم رکھے گا وہ بھی منافق ہے۔ (اسی طرح مومنوں سے تمسخر کرنے والے۔ بہت قسمیں کھانے والے۔ ہر وقت شکوک و شبہات میں مبتلا رہنے والے)

۴۰۳ - سچ مچ کی وحی

اذ اوحینا الی امّک ما یوحیٰ (طٰہٰ) جب ہم نے تیری ماں کی طرف وحی نازل کی۔ "ما یوحیٰ" یعنے "سچ مچ کی وحی" (یعنی یہ نہیں کہ ان کو خیال آیا بلکہ رویا یا کشف میں سارا نظارہ دریا میں پھینکنے کا محفوظ ٹوکرا بنانے کا۔ بہن کا کنارہ کنارہ ساتھ جانے کا اور فرعونیوں کے پاس بچے کے پہونچ جانے کا۔ اور ساتھ ہی لفظی الہام کا یہ کام اس وقت کرنا جب راز فاش ہونے لگے۔

اور ہم پھر اس کو تیرے ہی پاس واپس لے آئینگے وغیرہ۔ یہ ہم نے تیری ماں کو بتایا تھا۔ تیری ماں کی عقل اور تجویز اور خیال کا اس میں دخل نہیں۔ بلکہ اسے وہی ہوا تھا جسے وحی کہا جاتا ہے ؂

واجب الاطاعت خلیفہ اور انجمن کی جانشینی

الفضل ۲۸ ذو الحجہ (۱۹ فروری) میں ایک مضمون عبد القادر صاحب آف قصور کا شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک جگہ لکھا ہے۔

"یعنی مسیح موعود کی جماعت وہ نہیں ہو گی جو انجمن کو حضور کا جانشین سمجھے گی۔ بلکہ وہ ہو گی جو ایک چوپان کے ماتحت ہو گی۔ اور صرف خلیفہ کو ہی مسیح موعود کا حقیقی جانشین یقین کرے گی۔ اور اس کے حکم پر دل و جان سے لبیک کہے گی"۔

اگرچہ آخری حصہ میں تشریح موجود ہے۔ تاہم ممکن ہے۔ کہ پہلے حصہ عبارت سے کوئی غیر مبائع مغالطہ دینے کی کوشش کرے۔ اس لئے میں مزید توضیح کر دیتا ہوں۔ ہمارے نزدیک انجمن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانشین ہے۔ کیونکہ خود حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ "چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔ اس لئے اس انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہو گا۔ اور اس کے تمام معاملات صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں" (الوصیت صفحہ ۲۵)

پس ہم یہ نہیں کہتے کہ انجمن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشین نہیں ہے۔ وہ بلاشبہ جانشین ہے مگر اپنے دائرہ عمل میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خلفاء کی ماتحتی میں۔ انجمن اس قسم کی جانشین خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات مبارکہ میں بھی تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے چھ سالہ عہد خلافت میں بھی تھی۔ اور اس وقت عہد خلافت ثانیہ میں بھی ہے۔ اور آئندہ خلفاء کی ماتحتی میں بھی جانشین رہے گی۔ اس قسم کی جانشینی کا جماعت احمدیہ نے کبھی انکار نہیں کیا اور نہ ہی کیا جا سکتا ہے۔ ہم جس چیز کا انکار کرتے ہیں۔ وہ صرف یہ ہے کہ انجمن کی جانشینی انکار کا ذریعہ بنایا جائے اور اس بناء پر خلیفہ وقت کی واجب الاطاعت حیثیت سے روگردانی کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت میں واجب الاطاعت خلفاء کے وجود کو ضروری قرار دیا ہے۔ ان کے متعلق کئی جگہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت کا ذکر فرمایا ہے۔ اور حضور کی وفات پر تمام جماعت احمدیہ کا اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ رسالہ الوصیت میں مندرجہ وصایا کے مطابق حضور کا خلیفہ، واجب الاطاعت خلیفہ شخص واحد ہوا کرے گا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی خلافت کو سب جماعت نے چھ سال تک تسلیم کیا۔

غیر مبائعین انجمن کی جانشینی کا تذکرہ صرف اس لئے کیا کرتے ہیں۔ کہ اس طرح وہ حضرت امیر المومنین خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خلافت کے انکار میں حق بجانب سمجھے جائیں۔ حالانکہ اگر یہ جانشینی خلافت کے منافی تھی۔ تو وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو کیوں خلیفہ مانتے رہے۔ پھر اگر وہ انجمن کا ہی فیصلہ مانتے تب بھی انہیں خلافت ثانیہ کو قبول کرنا ضروری تھا۔ کیونکہ انجمن کی اکثریت خلافت ثانیہ کی تائید میں تھی۔ اگر وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے فیصلہ کے آگے ہی گردن جھکاتے تب بھی خلافت ثانیہ کو مانتے کیونکہ انہوں نے اپنی آخری بیماری کے ایام میں صاف فرما دیا تھا کہ:۔ "خلیفہ اللہ ہی بناتا ہے۔ میرے بعد بھی اللہ ہی بنائے گا۔" (پیغام صلح ۴ فروری ۱۹۱۴ء)

مگر چونکہ غیر مبائعین محض ذاتی عناد کے باعث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی خلافت سے انکار کر رہے ہیں۔ اس لئے وہ انجمن کی جانشینی کے لفظ کی رٹ لگا رہے ہیں ورنہ امر واقع یہ ہے۔ کہ غیر مبائعین نے انجمن کے برباد کرنے اور اس کے کاموں میں روک ڈالنے کی کوشش کی اور اسلام کی حمایت کی بجائے حضرت مسیح موعود کی جانشین انجمن کو مٹانے کے لئے اپنی تمام قوت صرف کر دی... [illegible]

کی پرسانی ہی کاموں میں روکاوٹ پیدا کرنے کر اس کے مرکزی وجود کا ہی انکار کرنے میں جو جد و جہد کی ہے۔ وہ رہتی دنیا تک تاریخ احمدیت میں ان کے سیاہ کارنامہ کے طور پر ذکر ہوتی رہے گی۔

پس ہمارے نزدیک خلیفہ وقت تمام جماعت اور انجمن کا مطاع ہے سب کا اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا ضروری ہے۔ وہ کلی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین ہے۔ اور انجمن بھی اپنے دائرہ میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقرر کردہ شرائط کے ماتحت حضور کی جانشین ہے۔ ان میں کوئی تناقض نہیں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کوئی تناقض نہ تھا۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں انجمن حضور کی طرف سے مفوضہ امور سر انجام دیتی تھی۔ اسی طرح حضور کی وفات کے بعد حضور کے خلفاء کی طرف سے مفوضہ کام سر انجام دیتی ہے۔ اور دیتی رہے گی۔ اس کی نیابت بہر حال قائم رہے گی۔ لیکن یہ نہ ہو گا۔ کہ انجمن کی وجہ سے سنت اللہ کے مطابق قائم ہونے والے خلفاء مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کر دیا جائے۔ غیر مبائعین ہوائے نفس کے ماتحت جس راہ پر چل رہے ہیں۔ وہ سخت خطرناک ہے۔ اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

ایک مبارک خواب

شیخ عبد الرشید صاحب پشاور سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ کہ "میں نے خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑا اجتماع ہے۔ جیسا کہ سالانہ جلسہ پر ہوتا ہے۔ بالکل وہی نقشہ ہے۔ اور درمیان میں منارۃ المسیح ہے۔ لیکن جتنا اب ہے۔ اس سے بہت اونچا بنا ہوا ہے۔ حضور پاس کھڑے ہیں۔ اور اس کو اور اونچا بنانے کے متعلق ہدایات دے رہے ہیں۔ منارۃ المسیح کے اوپر والے حصے کے ارد گرد ایک چکر بنا یا گیا ہے۔ جیسا کہ ہوائی جہاز ہے۔ حضور اس میں بیٹھ گئے۔ اور وہ ہوائی جہاز کی طرح منارۃ المسیح کے ارد گرد چکر لگاتا ہے"۔

اس کے متعلق حضور نے فرمایا۔ "خواب بہت ہی مبارک ہے"۔

الفضل کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبان مبارک سے الفضل کو زیادہ مفید اور دلچسپ بنانے کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں۔ عملہ الفضل ان پر عمل کرنے میں کوشاں ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں الفضل کے قدردان اصحاب پر جو فرض عائد ہوتا ہے معلوم ہوتا ہے۔ اسکی بجا آوری کیطرف کما حقہ توجہ نہیں کی جا رہی۔ صرف چند احباب نے ایک ایک خریدار مہیا فرمایا ہے۔ امید ہے۔ دوسرے احباب بھی اپنے اپنے حلقہ میں الفضل کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کر رہے ہوں گے۔ احباب کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ کہ جوں جوں الفضل کی اشاعت میں ترقی ہو گی۔ اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ اور ہر پہلو سے مفید بنانے کے ذرائع بھی وسیع ہوتے جائیں گے۔ اور وہ محسوس کریں گے۔ کہ ان کی تھوڑی سی سعی اخبار کی ظاہری و معنوی ترقی کے لئے کس قدر ممد ثابت ہوئی ہے۔ جو دوست الفضل کی خریداری کے لئے دوسروں کو تحریک فرمائیں گے۔ وہ یقیناً ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ اور خریدار مہیا کرنے والے احباب کے اسمائے گرامی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کئے جائیں گے۔ مینیجر الفضل

روس میں انتہائی تشدد کے باوجود مذہب کیطرف لوگوں کا رجحان

جمہوریہ روس ہی دنیا بھر میں ایک ایسا ملک ہے جہاں مذہب پر کڑی سے کڑی پابندیاں عائد کی جاتی ہیں۔ عوام میں مذہب کی تبلیغ جرم قرار دیا جاتا ہے جس کی سزا کال کوٹھڑیوں کی قید ہے۔

چنانچہ ہمارے روسی مبلغ مولوی ظہور حسین صاحب بھی اعلائے کلمۃ اللہ کی وجہ سے کافی عرصہ تک ان تاریک و تار کوٹھڑیوں کی قید بھگت گئے ہیں۔ عام پبلک میں مذہبی خیالات کا اظہار تک چوری اور ڈاکہ سے زیادہ سنگین جرم تصور کیا جاتا ہے۔

ان پابندیوں کے علاوہ حکومت باقاعدہ اور منظم طور پر مذہب کے خلاف پرچار میں معروف ہے۔ ایک محکمہ خاص اسی لئے قائم ہے جس کا کام عوام الناس کو ہر ممکن طریقہ سے مذہبی خیالات سے برگشتہ کرنا ہے۔ ایک سرکاری اخبار بھی جاری ہے جس کا نام ہی Godless (دہریت) ہے۔ اور جس کا مشن مذہب کے خلاف تبلیغ ہے۔ بازاروں چوکوں اور میدانوں میں بڑے بڑے پوسٹروں اور اشتہارات کے ذریعے حضرت مسیح کی مقدس ماں اور دیگر بانیان مذاہب کی عموماً کھلے بندوں بیہودہ تقاریر اور کارٹونوں سے توہین کی جاتی ہے۔ یہاں تک سننے میں آیا ہے۔ کہ مختلف انبیاء کے مجسمے شارع عام میں نصب کرکے ان پر چاند ماری کی گئی۔

پچھلے دنوں میں نے ایک اخبار میں اسی قسم کے ایک پوسٹر کی تصویر دیکھی۔ اس میں ایک طرف متمسخر پادری یسوع کی تصویر کے پاس کھڑا اس کی طرف اشارہ کرکے لوگوں کو دعوت دے رہا ہے۔ پکار پکار کر منادی کر رہا ہے مگر نزدیک ہی روسی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں یسوع کی تصویر کی طرف پیٹھ کئے کھیلوں اور ورزش میں مشغول ہیں۔

انسان میں فطرتاً نیکی کا مادہ ودیعت کیا گیا ہے۔ اور ایک بالا ہستی کا خیال فطرتاً اس کی گھٹی میں رچا ہوا ہے۔ باوجود اس قدر روسی تشدد اور پروپیگنڈا کے لوگوں کے دلوں میں خدا اور مذہب کے لئے جستجو جاری ہے۔ البتہ اس سختی کا ایک نتیجہ یہ پیدا ہو رہا ہے۔ کہ بجائے مذہب کی اصلی روح کے لوگوں میں توہمات اور شیطانی وساوس زیادہ پیدا ہو رہے ہیں۔

گورنمنٹ کے جریدہ Godless (دہریت) ایسی مذہبی بیداری کے "خطرہ" کے متعلق مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ایک مضمون کے دوران میں وہ لکھتا ہے۔ "روس میں مذہب کے متعلق احساس پھر پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس سے بھی حیران کن بات یہ ہے۔ کہ نوجوان طبقہ جس کی تربیت ہی خالص لامذہبیت کے ماحول میں ہوئی ہے۔ خاص طور پر مذہب میں دلچسپی لے رہا ہے بعض گرجوں میں جو عرصہ سے ویران پڑے تھے۔ پھر رونق نظر آنے لگی ہے۔ بہت سے گاؤں میں چند نوجوان عورتیں معہ بچوں کے باقاعدہ گرجا جاتی ہیں۔ سرکاری فارموں پر کام کرنے والے بعض مزدور اتوار کے احترام کے لئے چھٹی مناتے ہیں۔ جو وہاں چھٹی کا دن نہیں ہے۔ قصبہ بروچہ میں تو بعض جوشیلے عیسائیوں نے عبادت گاہوں کے باہر پوسٹر لگائے جن میں انجیل کے فقرات نقل تھے۔"

اس جریدہ کے حال ہی کے ایک نمبر میں ایک ایسے عیسائی گروہ کے حالات درج ہیں۔ جس میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔ اور جو روسی سوسائٹی میں کافی اثر رکھتے ہیں۔ بڑے بڑے دہریہ "علامہ" کے لڑکے بھی اس گروہ میں شامل ہو رہے ہیں۔

ایک اور ایسی ہی سوسائٹی کا بھی پتہ چلا ہے۔ جس کا مرکز سائبیریا ہے۔ اس سوسائٹی کے ممبروں میں بھی بعض بڑے بڑے سرکردہ اور بارسوخ لوگ شامل ہیں۔ یہ لوگ مذہبی پابندیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر گورنمنٹ کے الیکشنوں میں حصہ نہیں لیتے۔ اور اشتراکیہ روس کے اخبار مطالعہ نہیں کرتے

یہ صورت حالات پیش کرتے ہوئے اخبار مذکور گورنمنٹ کو مشورہ دیتا ہے۔ کہ ایسی سرگرمیوں کا جلد از جلد سدباب کیا جائے۔ تا یہ "مذہبیت کا فتنہ" سر اٹھانے نہ پائے۔

گورنمنٹ کے لئے اس سے بھی مشکل امر یہ ہے۔ کہ دہریت کا پرچار کرنے والوں میں راسخ العقیدہ۔ اور پکے لامذہبوں کا فقدان ہے۔ ایسے کارکن اگرچہ خدا کے منکر ہیں۔ لیکن بعض "مخفی طاقتوں" کے تو دل سے قائل ہو رہے ہیں۔ وہ خدا کی ہستی کا انکار کریں گے۔ مگر خود توہمات اور وساوس کی دلدل میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں۔

چین مان جو دہریت کی تحریک کے سیکرٹری کے ساتھ کافی عرصہ بطور معاون کے کام کرتا رہا ہے۔ لکھتا ہے "لامذہبیت کے پرچار کے لئے کارکنوں کے انتخاب کے لئے سخت مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ ملک بھر میں کوئی بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا۔ جو ہر طرح سے مذہبی تاثرات سے بالا اور خالی الذہن ہو۔ تمام مذاہب کا جیسا خدا کی ہستی پر ایمان ہے۔ ایسا شیطان اور بد روحوں پر بھی یقین ہے۔ دہریہ مبلغ خدا کی ہستی کے تو دلی طور پر منکر ہوتے ہیں۔ مگر توہمات۔ وساوس اور بعض مخفی طاقتوں کی موجودگی کے ضرور مفتوح ہوتے ہیں۔ اگر ایسے واعظ اخلاص سے بھی پروپیگنڈا کریں۔ تو مذہب کی روح (خدا کی ہستی پر ایمان) کو تو کچل سکتے ہیں۔ لیکن اس کی دوسری قباحتوں کی بیخ کنی نہیں کر سکتے۔"

اس "خطرۂ عظیم" کے پیش نظر جمہوریہ روس کے معلمین کے گزٹ نے جو حکومت کے محکمہ تعلیم کا اخبار ہے۔ رائے پیش کی ہے۔ کہ ملک کے طالبعلموں کو مذہب کے خلاف جنگ کے لئے باقاعدہ ٹریننگ دی جائے۔ اور مشنریوں کے طور پر تمام علاقوں میں پھیلایا جائے۔ اس کے متعلق بعض عملی تجاویز پیش کرتا ہوا اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"تعلیم کے خاتمہ سے پہلے طالب علم کو پورے طور پر ذہن نشین کرا دینا چاہئے۔ کہ اگرچہ مختلف مذاہب کے ڈھانچے مختلف ہیں مگر دراصل سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ سب کا ایک ہی مقصد ہے۔ یعنی توہمات۔ تنگ نظری جھگڑا و فساد کا پھیلانا۔ سب مذاہب سائنس کے اصول کے منافی اور تجسس اور محنت میں سد راہ ہیں۔"

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ روس میں باوجود مذہب کے خلاف انتہائی کوشش اور غیر معمولی تشدد کے لوگوں کا رجحان مذہب کی طرف پایا جاتا ہے۔ اور وہ اس فطری احساس کو دبا نہیں سکتے۔ کاش انہیں خدا تعالیٰ کا سچا مذہب اسلام پانے کا موقع میسر ہو سکے۔

خاکسار عبد الرحمٰن خان بی۔کام
نئی دہلی۔

مسئلہ خلافت اور مصر

شاہ فاروق کی خلافت کا مسئلہ اگرچہ شروع ہوتے ہی ختم ہو چکا ہے۔ اور لندن اور پیرس کے مصری سفارتخانوں سے اسکی تردید کی جا چکی ہے تاہم قیام خلافت کے سلسلہ میں مصر کی جو خواہشات ہیں وہ واضح طور پر دنیا کے سامنے آ چکی ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک اینگلو انڈین اخبار کے نامہ نگار کا بیان دلچسپی کے ساتھ پڑھا جائیگا۔

نامہ نگار موصوف کا بیان ہے کہ شاہ فاروق کی خلافت کے متعلق جو مظاہرہ مسجد میں ہوا وہ بالکل فوری تھا۔ اور بہت سے معززین جو وہاں موجود تھے بالکل بے خبر تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دفعتاً یہ سب کچھ ہو گیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ پہلی دفعہ ہی کیا یک شاہ فاروق نے نماز کی امامت کا ارادہ ظاہر کیا۔ پہلے سے کسی کو اس ارادہ کا علم نہ تھا۔ اور دوسری عجیب بات یہ بھی ہے کہ پہلی دفعہ مصری فوج کے افسران اسقدر کثیر تعداد میں یہاں جمع دیکھے گئے۔ ان دو باتوں سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ پہلے سے خفیہ طور پر یہ تجویز تیار کی گئی تھی۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

وزرائے پنجاب کی اہم تقریریں

وزیر اعظم پنجاب معہ بعض دیگر وزراء ان دنوں دورہ پر ہیں۔ اور مختلف مقامات پر تقریریں کر رہے ہیں۔ ۱۹ فروری کو منظفر گڑھ میں ان کی بعض اہم تقریریں ہوئیں۔ وزیر اعظم نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے جو علاقہ کے زمینداروں کی طرف سے دیا گیا تھا۔ کہا۔ یہ بات موجب خوشی ہے کہ پنجاب کے زمینداروں میں سیاسی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ انہیں چاہیئے۔ کہ سرمایہ دار لوگوں کے فتنوں سے بچ کر رہیں۔ جو بھیڑوں کے لباس میں بھیڑیئے ہیں۔ اور دوست بن کر ان کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر زمیندار کو محسوس کرنا چاہیئے۔ کہ صوبہ کی گورنمنٹ میں اس کا برابر کا حصہ ہے۔ آپ نے اعلان کیا۔ کہ تھل پراجیکٹ کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اور اس سکیم سے نہ صرف یہ ضلع بلکہ نواحی اضلاع بھی جو اس وقت بے آب و گیاہ صحرا کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سرسبز اور شاداب ہو جائیں گے۔

وزیر اعظم کے بعد سر چھوٹو رام صاحب نے بھی ایک نہایت اہم تقریر کی جس میں کہا۔ کہ عنقریب گورنمنٹ کی طرف سے ایک ایسا اعلان شائع ہونے والا ہے۔ جس کے رو سے نہ صرف زمینداروں بلکہ ان لوگوں کی زمینیں بھی جو آئینی طور پر زراعت پیشہ نہیں سمجھے جاتے۔ ڈگریوں کی تعمیل میں قرقیوں اور فروخت سے محفوظ ہو جائیں گی کرعی بلوں کے نتیجہ میں زمینداروں کا نوے فیصدی قرضہ اڑ جائے گا۔ ان کے مکانات نیلام نہیں ہو سکیں گے۔ ان کا چھ ماہ کا خرچ کوئی نہیں لے سکیگا۔ ڈگری کی میعاد بجائے بارہ سال کے چھ سال کر دی گئی ہے۔ آئندہ ایسا انتظام کیا جا رہا ہے کہ دیہات کا انتظام پنچایتوں کے ذریعہ ہوگا۔ وکیل کی فیس و منشیانہ ٹیکس کورٹ۔ ناظروں کے نذرانے اور ایسے سب اخراجات سے نجات ہو جائے گی۔ لالہ لوگ جعلی باٹوں اور زیادہ تول کے ذریعہ زمینداروں کو لوٹتے رہے ہیں۔ مگر اب ایسا نہ کر سکیں گے۔ اور اس طرح زمیندار اپنی جنس کی فروخت سے بیس کروڑ روپیہ زیادہ حاصل کر سکیں گے۔ سن ۱۹۰۱ء سے پہلے کی تمام رہن شدہ زمینیں فک ہو جائیں گی۔ اور اس قانون کے ماتحت ۳۶۶۷۸۰ لوگوں کی اراضی ان کو واپس مل جائیں گی۔ جن کی سالانہ مجموعی آمدنی ۲ کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ ہوگی۔ بنیئے ہماری حکومت کو بدنام کرنے کے لئے مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ آدھا مالیہ یعنی ۲½ کروڑ معاف کر دیا جائے۔ اور آبیانہ میں ۲۵ فیصدی یعنی سوا کروڑ کی کمی کر دی جائے۔ دوسری طرف کہتے ہیں۔ کہ ہسپتال زیادہ بنائے جائیں۔ اور سکول بکثرت کھولے جائیں۔ مگر یہ نہیں بتاتے۔ کہ روپیہ کہاں سے آئے۔ ہم ضرور مالیہ اور آبیانہ میں کمی کریں گے۔ اور چار کروڑ روپیہ کی یہ تخفیف ان لالہ لوگوں سے وصول کر کے صوبہ کا نظم و نسق چلائیں گے۔ مگر اس میں ذرا دیر لگے گی۔

ڈیرہ غازی خان میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ایک اور بل بنایا جانے والا ہے۔ جس کے رو سے قرضوں کی وصولی کے سلسلہ میں زمینداروں کے دودھ دینے والے مویشی قرق نہیں ہو سکیں گے۔ جو زرعی قوانین پاس ہو چکے ہیں۔ یہ جلد از جلد نافذ کر دیئے جائیں گے۔ میاں عبدالحی صاحب وزیر تعلیم نے کہا۔ کہ زمینداروں نے تعلیمی سہولتوں کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ سہولتیں نہ صرف یہ کہ انہیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ بلکہ ان پر نافذ کی جائیں گی۔ جبری ابتدائی تعلیم کا بل اسمبلی کے بجٹ سیشن میں منظور ہو جائے گا۔

میجر شمشیر حیات خان صاحب نے کہا۔ کہ پنچایت بل بھی اسی بجٹ سیشن میں پاس ہو جائے گا۔ جس سے زمینداروں کو کچہریوں کی خاک چھاننے اور کثیر مصارف کی زیر باری سے نجات ہو جائے گی۔

لارڈ بریبورن گورنر بنگال کی وفات

۲۳ فروری کو صبح پونے گیارہ بجے کے قریب بنگال کے گورنر لارڈ بریبورن صرف ۴۴ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ آپ کی صحت قریباً ایک سال سے خراب تھی اور انتڑیوں میں پھوڑا ہو گیا تھا۔ ۸ فروری کو آپ کے پیٹ کا اپریشن کیا گیا۔ آپ ۱۹۳۱ء میں برطانوی پارلیمنٹ کے ممبر ہوتے تھے۔ جنگ کے دوران میں بھی آپ نے گرانقدر خدمات سرانجام دی تھیں۔ اور اس کے صلہ میں ملٹری کراس حاصل کیا تھا۔ پارلیمنٹ کی ممبری کے ایام میں آپ وزیر ہند سر سیموئیل ہور کے پارلیمنٹری سکرٹری بھی رہے تھے۔ والد کی وفات پر ۱۹۲۳ء میں آپ بیرن بنائے گئے۔ اور اسی سال بمبئی کے گورنر مقرر ہو کر ہندوستان آئے تھے۔ اور ۱۹۳۷ء میں بنگال کے گورنر مقرر ہوئے تھے۔ گزشتہ سال جب لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند چار ماہ کی رخصت پر انگلستان گئے۔ تو آپ ہی نے ان کی قائمقامی کی تھی۔

آپ کی تشویشناک علالت کے پیش نظر ملک معظم نے آسام کے گورنر سر رابرٹ ریڈ کو ان کی جگہ بنگال کی گورنری پر فائز کر دیا تھا۔ اور جب تک وہ نہ پہنچیں۔ حکومت بنگال کے چیف سکرٹری قائم مقام گورنر رہیں گے۔ اور ان کے یہاں پہنچنے پر آسام کے گورنر بنا دیئے جائیں گے۔ آپ کے ماتم میں مرکزی اسمبلی۔ کونسل آف سٹیٹ۔ بنگال اسمبلی۔ بمبئی اسمبلی اور سندھ اسمبلی کے اجلاس ملتوی کر دیئے گئے معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ کو مشورہ دیا گیا تھا۔ کہ ہوائی جہاز کے ذریعہ انگلستان جا کر اپریشن کرائیں۔ مگر مسٹر شمس الدین صاحب وزیر زراعت کے مستعفی ہونے کی وجہ سے بنگال کی وزارت میں چونکہ الجھن پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے آپ کی فرض شناسی نے ایسے موقعہ پر صوبہ سے باہر جانے کی اجازت نہ دی۔

لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہؓ کا از سر نو آغاز

مسجد شہید گنج کے انہدام کے بعد پنجاب کے احراریوں نے پنجاب میں ذلیل و رسوا ہونے کے بعد صوبہ یو۔پی میں جا کر جو فتنہ انگیزی کی تھی۔ لکھنؤ میں تحریک مدح صحابہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی تھی۔ جو ایک سال کا عرصہ ہوا بند ہو گئی تھی۔ لیکن ۲۳ فروری کو یہ تحریک پھر شروع ہوئی۔ حکومت نے سنی مسلمانوں کے پانچ سرکردہ۔ مولوی جن میں مولوی عبدالشکور صاحب مدیر النجم بھی ہیں گرفتار کر لئے ہیں۔ شہر اور چھاؤنی کے رقبہ میں دس ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا گیا ہے۔ اور پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع خلاف قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ شام کے وقت یوم فاروق منایا جانے والا تھا۔ اور اس سلسلہ میں ایک جلسہ بھی منعقد ہونے والا تھا۔ لیکن چونکہ فساد کا اندیشہ تھا۔ اس لئے پولیس نے اس کے انعقاد پر پابندیاں عائد کر دیں۔ سنی مولویوں کی گرفتاری کے بعد دو دو اشخاص کے جتھے مدح صحابہ پڑھتے ہوئے نکلے۔ اور اس طرح شام تک ۲۲ اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ قیام امن کے لئے پولیس کے انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔ شیعہ اور سنیوں کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو چکی ہے۔

ضلع کانگڑہ میں ریزروائر بنانے کی تجویز

موسم سرما میں جب دریاؤں میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے۔ تو نہروں میں بھی پانی کم آتا ہے۔ اور اس وجہ سے آب رسانی میں سخت دقت پیدا ہوتی ہے محکمہ نہار پنجاب عرصہ سے اس دقت کو دور کرنے کی تجویزیں کر رہا ہے چنانچہ

معلوم ہوا ہے کہ اب پنجاب گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ضلع کانگڑہ کی ایک تحصیل ڈیرہ کی بے فائی کھڈوں کا پانی ایک زبردست بند لگا کر روک دیا جائے۔ جس کا نام "سنکھیر کھڈ بند" ہوگا۔ اس سکیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ۲۵ دیہات کو جھیل میں تبدیل کرنا پڑے گا۔ اور پندرہ مربع میل میں بند لگانا پڑے گا۔ اس جھیل میں اتنا پانی جمع رہا کرے گا۔ کہ اس سے دریائے بیاس میں موسم سرما میں قریباً ساڑھے تین ماہ تک دو نہروں کے لئے پورا پانی مہیا کیا جا سکے گا۔ اس سکیم کے لئے سروے وغیرہ مکمل ہو چکی ہے۔ اگر یہ سکیم مکمل ہو گئی۔ تو اس کا پنجاب کے بعض اضلاع کے نہری علاقہ کی فصلوں پر بہت اچھا اثر پڑنے کی امید کی جاتی ہے ضلع کانگڑہ کے بعض دیہات کے لوگوں کو چونکہ اس سلسلہ میں اپنی سکونت تبدیل کرنی پڑے گی۔ اس لئے معلوم ہوا ہے کہ وہ اس تجویز کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ یہ علاقہ جسے جھیل میں تبدیل کر دینے کی تجویز ہے۔ ضلع کانگڑہ میں اعلےٰ درجہ کا زرخیز علاقہ سمجھا جاتا ہے۔

نوآبادی نیلی بار میں ذاتی رہائش کی بندش ہٹا دی گئی

نوآبادی نیلی بار میں ان فوجیوں کے متعلق صورت حالات کیا ہے۔ جنہیں زمینیں عطا کی گئی ہیں۔ اور جو نوآبادی مذکور میں ذاتی رہائش کی بندش سے مستثنےٰ قرار دئیے گئے ہیں۔ یہ سوال اطلاع عامہ کے لئے تشریح طلب ہے۔

پیشتر ازیں ان فوجیوں کو مستثنےٰ قرار دیا جاتا تھا۔ جو بڈھے یا ضعیف ہوں۔ یا اپنے اپنے ضلع میں سرکاری کام انجام دے رہے ہوں۔ اب یہ رعایت حکومت کے جملہ مزارعین اور ان تمام اشخاص کو دی گئی ہے۔ جو تعلیم حاصل کر رہے ہوں ان مزارعین کی صورت میں جنہوں نے حقوق مالکانہ حاصل نہیں کئے۔ حکومت نے کلکٹر کو یہ اختیارات دئیے ہیں کہ وہ اپنی مرضی سے ان تمام مزارعین کو مستثنےٰ قرار دے۔ جو پہلے پہاڑی اضلاع میں سکونت پذیر تھے۔ یا جو ۲۵ سال سے کم عمر کے ہیں۔ اور نوآبادی سے باہر تعلیمی اداروں میں فی الحقیقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ تعلیمی اغراض کے لئے جو بندش ہٹائی گئی ہے۔ اس کی میعاد پانچ سال ہے۔ لیکن اگر مستثنےٰ کئے جانے کے لئے وجوہات موجود ہوں۔ تو یہ میعاد بڑھائی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کی مدت دس سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔ ان مزارعین کی صورت میں جنہوں نے حقوق مالکانہ حاصل کر لئے ہیں۔ مذکورہ بالا دو جماعتوں کے لئے بندش ہٹائے جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ نیز ان مزارعین کو بھی مستثنےٰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ جو زیادہ عمر۔ کمزوری یا کسی دیگر جسمانی یا دماغی نقص کے باعث اپنی زمین کی کاشت کرنے کے ناقابل ہیں۔ یا جو دیہات کے نمبرداروں کے سوائے ان دوسرے اضلاع میں کوئی اور سرکاری کام کر رہے ہیں۔ جہاں وہ سکونت پذیر ہیں یا سرکاری۔ ہندوستانی ریاست یا میونسپل یا ڈسٹرکٹ بورڈ کی ملازمت میں ہیں۔ ایسے مزارعین کو بھی کمشنر کی منظوری سے کلکٹر مستثنےٰ کر سکتا ہے۔ جو کسی اور وجہ کی بنا پر جو اس کی رائے میں کافی ہو۔ نوآبادی میں رہائش اختیار نہیں کر سکتے نمبردار غیر حاضر نہیں رہ سکتے۔ لیکن حسب دستور سابق لڑائی پر جانے والے فوجیوں کو مستثنےٰ کیا جا سکتا ہے۔ مفصلہ بالا صورتوں میں اس وقت تک معافی نہیں دی جائے گی۔ جب تک مزارع کلکٹر کے روبرو کوئی ایسا موزوں ایجنٹ پیش نہ کرے جسے مزارع کی طرف سے نوآبادی کے تمام شرائط پورا کرنے کے باقاعدہ اختیارات دئیے گئے ہوں۔ اگر ممکن ہو تو ایسا ایجنٹ مزارع

کا وارث یا اس کا قریبی رشتہ دار ہونا چاہیئے

فی الحال اس بارہ میں حکومت کی طرف سے مزید رعایتیں منظور کئے جانے کا کوئی امکان نہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

وصیت

نمبر ۵۳۲۲۔ منکہ سردار بیگم زوجہ حافظ عبد الرحمٰن قوم سید عمر قریباً ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بٹالہ حال قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/ ۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان نمبر ۹۲-۱۰۹۱ مالیتی ۵۰۰/- ایک مشین سلائی ۳۰/- برتن خانگی ۴۰/- کل ۵۷۰/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی اور میرے حصہ میں جائداد برآمد ہو جائے۔ تو انجمن اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی مالک ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو ضروری ہوگا کہ وہ اس کو ادا کریں۔ ہاں موجودہ جائداد کا ۱/۱۰ حصہ میں باقساط ادا کر دوں گی۔ الامۃ:۔ دستخط بحروف اردو سردار بیگم بقلم خود۔ گواہ شد حافظ عبد الرحمٰن

۲۴۰

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شولاپور ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ یکم مارچ سے آریہ سماج حیدرآباد میں اجتماعی سول نافرمانی شروع کرنا چاہتی ہے۔ جتھے ریاست کی مختلف سرحدوں سے ریاست کے اندر داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضور نظام ریاست میں اصلاحات کے نفاذ کے متعلق عنقریب ایک اعلان کرنے والے ہیں۔

پشاور ۲۳ فروری۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کے استعفیٰ کے متعلق ڈاکٹر خان صاحب وزیراعظم صوبہ سرحد نے ایک انٹرویو میں کہا۔ کہ ہم ہائی کمانڈ کے حکم کے منتظر ہیں جب بھی حکم پہنچا۔ ہم مستعفی ہو جائیں گے ڈاکٹر صاحب تری پوری کانگرس میں شریک نہیں ہونگے۔

واردھا گنج ۲۳ فروری۔ گورنر بنگال کی وفات کی خبر سنکر گاندھی جی نے کہا۔ کہ مجھے اس سے بہت صدمہ ہوا ہے مجھے ان کے ساتھ گہری دوستی کا فخر حاصل تھا۔ ورکنگ کمیٹی کے استعفوں کے متعلق گاندھی جی ایک طویل بیان مرتب کر رہے ہیں۔

مدراس ۲۳ فروری۔ لوکل آریہ سماج نے حیدرآباد ستیہ گرہ کے متعلق تلنگو زبان میں بعض پمفلٹ شائع کئے تھے۔ جنہیں مدراس گورنمنٹ نے ضبط کر لیا ہے۔

کراچی ۲۳ فروری۔ سر آغا خان نے یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ دیہات سدھار کے سلسلہ میں کانگرسی وزارتوں نے قابل تعریف کام کیا ہے۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ وزیراعظم برطانیہ نے لارڈ سونٹن سابق وزیر پرواز کو دعوت دی ہے۔ کہ برگوس میں جو جنرل فرانکو کا صدر مقام ہے۔ برطانوی سفیر بننا منظور کر لیں۔ اس سے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ سپین میں جنرل فرانکو کی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

امرتسر ۲۳ فروری۔ پنجاب اسمبلی میں ایک سکھ ممبر نے گوردوارہ ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کرنے کا جو نوٹس دیا تھا۔ اس کے متعلق گوردوارہ پربندھک کمیٹی نے بذریعہ تار انہیں مشورہ دیا ہے کہ اس بل کو واپس لے لیں۔ اور اس بل کو شرانگیز قرار دیا ہے۔

واردھا ۲۳ فروری۔ ریاست راجکوٹ میں کانگرسیوں کی ستیہ گرہ کے متعلق گاندھی جی نے ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ مجھے یہ شکایات پہنچ رہی ہیں۔ کہ ستیہ آگرہیوں کے ساتھ جیل میں سخت بدسلوکی کی جا رہی ہے۔ اور اس وجہ سے انہوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ میں اس معاملہ پر ریاست کے حکام سے ٹیلیفون پر گفتگو کر رہا ہوں۔ اور بہت جلد اس کے متعلق مؤثر قدم اٹھاؤں گا۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ حکومت روس نے ایک تھرڈ انٹرنیشنل انڈین آفس کو بند کر دیا ہے۔ جو کئی سال سے ہندوستان میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کے لئے قائم کیا ہوا تھا۔ اب چونکہ بالشویک گورنمنٹ نے برطانیہ کے ساتھ بہتر تعلقات پیدا کرنیکا فیصلہ کیا ہے اس لئے معلوم ہوا ہے کہ اس دفتر کو بند کر دیا جائے گا۔

الہ آباد ۲۳ فروری۔ ریاست لمبڈی میں بھی صورت حالات بہت نازک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور لوگ وہاں سے برطانوی ہند میں نقل مکانی کر رہے ہیں تقریباً ایک ہزار ریاستی اپنے گھربار چھوڑ کر نکل گئے ہیں۔

کراچی ۲۳ فروری۔ آج صبح ہوائی اڈہ سے دو ہوائی جہاز لاہور کو روانہ ہوئے۔ مگر صرف ۲۳ میل جانے کے بعد دونوں میں تصادم ہو گیا جس کے نتیجہ میں دو ہوا باز اور ایک امریکن مسافر ہلاک ہو گیا۔ جہاز بالکل تباہ ہو گئے ہیں۔

آگرہ ۲۳ فروری۔ دیال باغ ٹیکنیکل کالج میں طلباء نے ہڑتال کی ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اپنے مطالبات پر اڑے ہوئے ہیں۔ اس لئے کالج کو بند کر دیا گیا ہے۔

جالندھر ۲۳ فروری۔ سال آئندہ کے بجٹ کو پورا کرنے کے لئے جالندھر ڈسٹرکٹ بورڈ نے ضلع کے بعض گرلز سکول بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس فیصلہ سے پبلک میں بے حد پریشانی پیدا ہو گئی ہے۔

لاہور ۲۳ فروری۔ آج پولیس نے ایک پمفلٹ کی تلاشی کے سلسلہ میں اتحاد پریس واقع پل روڈ علاقہ قلعہ گوجر سنگھ پر چھاپہ مارا اور وہاں سے چند پمفلٹ برآمد کئے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ پمفلٹ جماعت احمدیہ کے خلاف تھا اور گورنمنٹ نے اس کو ضبط کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ آج فلسطین کانفرنس کے مذاکرات کے سلسلہ میں سعودی عرب۔ مصر۔ عراق۔ اور شرق اردن کے مندوبین یہودی لیڈروں اور برطانیہ کے دوسرے نمائندوں میں غیر رسمی طور پر مبادلہ افکار ہوا۔ اس کانفرنس میں فلسطین کے عرب نمائندے قصداً شریک نہ ہوئے تھے۔ کل بھی اسی طرح غیر رسمی طور پر مذاکرہ ہوگا۔ آج کے مذاکرات میں حکومت کے نمائندوں نے عربوں اور یہودیوں میں مصالحت کی کوشش کی تھی۔ تاکہ وہ ایک جگہ بیٹھ کر ایک دوسرے کے نظریہ کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

ٹوکیو ۲۳ فروری۔ وزیر خارجہ جاپان نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جب تک حکومت جاپان مجبور نہ ہوگی۔ شنگھائی میں براہ راست اقدام کی پالیسی اختیار نہیں کی جائے گی

لنڈن ۲۳ فروری۔ اندرس سے ۲۰۰ میل کے فاصلہ پر ایک نامعلوم جنگی جہاز نے دو برطانوی آبدوز دوں کو تباہ کر دیا۔ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ جہاز کس ملک کا تھا۔

جبل پور ۲۳ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ تری پوری کانگرس کے موقع پر ہندوستان بھر کے شعراء کے اجتماع کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۳ فروری۔ برطانوی اخبارات کا بیان ہے کہ حکومت برطانیہ فرانس اور اطالیہ میں مفاہمت کرانے کے لئے کوشش کر رہی ہے۔

پشاور ۲۳ فروری۔ ہز ایکسیلنسی گورنر جنرل نے صوبہ سرحد کی اسمبلی کے منظور کردہ مسلم وقف ایکٹ ۱۹۳۶ء کی منظوری دیدی ہے۔

بخارسٹ ۲۳ فروری۔ حکومت جرمنی کی یہ کوشش تھی۔ کہ رومانیہ میں تیل کے حصوں کی مزید مراعات حاصل کرے۔ مگر تازہ ترین اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جرمنی کی یہ کوشش رائیگاں ثابت ہوگی۔ بخارسٹ میں جو جرمنی نمائندہ گفت و شنید کر رہا تھا۔ وہ جرمنی کو واپس چلا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۳ فروری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ انڈین سینڈہرسٹ کمیٹی کا اجلاس مئی میں بمقام شملہ منعقد ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اکثر ارکان مجلس آئین ساز کے ارکان ہیں۔ اس لئے وہ مارچ سے پیشتر شملہ نہیں آ سکیں گے۔

لائل پور ۲۳ فروری۔ پچھلے ہفتہ کی بارش سے گندم سستی ہو گئی تھی۔ اور آج کی بارش سے اور سستی ہو گئی ہے اور ابھی مزید بھاؤ گرنے کی توقع ہے چنانچہ گندم ہاڑ جہاں دو ہفتے پیشتر ۳ روپے ۱۱ آنے تھی وہاں آج ۲ روپے ۷ آنے ہے۔

بیت المقدس ۲۳ فروری۔ حکومت کی طرف سے ایک بیان شائع ہوا ہے جس میں فلسطین کے سرکاری افسروں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر حکومت کو معلوم ہوا کہ کسی افسر نے دہشت انگیزوں کی امداد کی تو اسے عہدہ سے برطرف کر دیا جائے گا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی